



Global Storybooks

[globalstorybooks.net](http://globalstorybooks.net)

۱و ۵ دن جن متی نے شہر کے لیے گھر چھوڑا

**The day I left home for the city**

✎ Lesley Koyi, Ursula Nafula

✉ Brian Wambi

✉ Samrina Sana (ur)



This work is licensed under a Creative Commons

[Attribution 4.0 International License.](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0)

<https://creativecommons.org/licenses/by/4.0>



😊 اردو / English / en

3

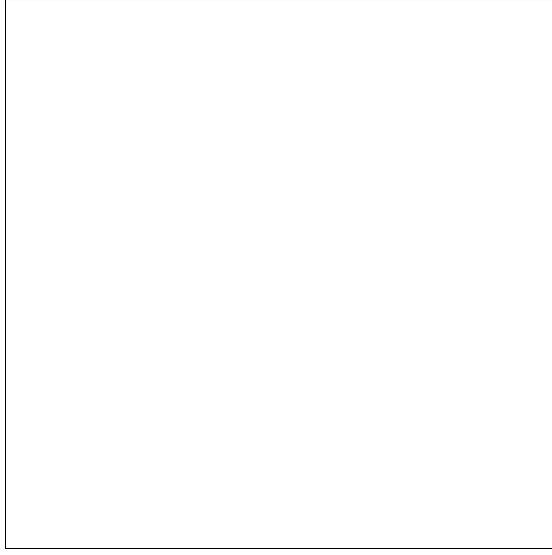
✉ Samrina Sana

✉ Brian Wambi

✎ Lesley Koyi, Ursula Nafula

**The day I left home for the city**

۱و ۵ دن جن متی نے شہر کے لیے گھر چھوڑا



میرے گاؤں کا چھوٹا سا بس سٹاپ لوگوں اور بھری ہوئی  
بسوں میں مصروف تھا۔ زمین پر رکھنے کے لیے اور بھی  
سامان موجود تھا۔ کنڈکٹر اُن جگہوں کا نام چلا کر بتا رہے  
تھے کہ بسیں کہاں جا رہی ہیں۔

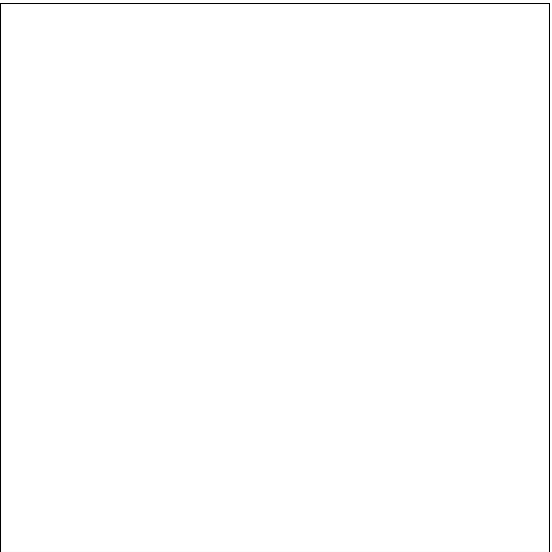
...

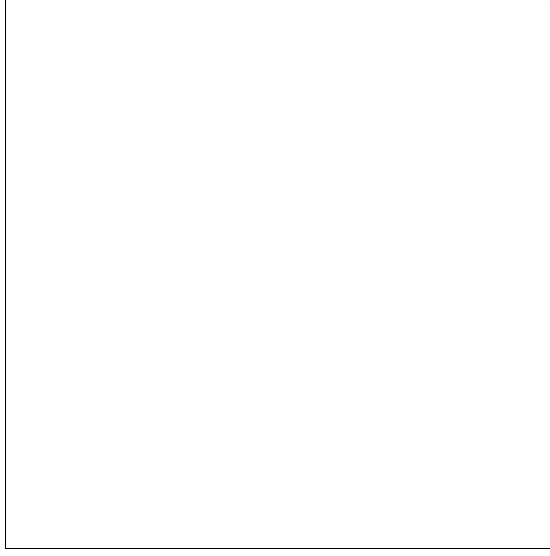
The small bus stop in my village was busy  
with people and overloaded buses. On the  
ground were even more things to load.  
Touts were shouting the names where  
their buses were going.

شہر! شہر! مغرب کی جانب! میں نے ایک کنڈکٹر کو چلائے  
ہوئے سنا۔ یہ وہی نسی تھی جسے میں نے پکڑا تھا۔

...

“City! City! Going west!” I heard a tout  
shouting. That was the bus I needed to  
catch.

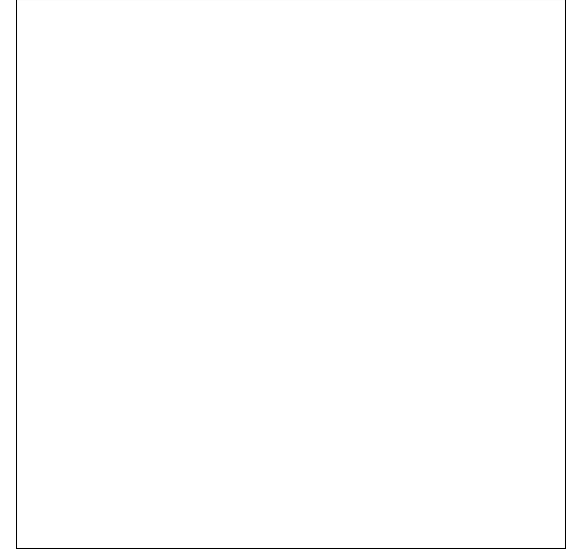




شہر کی بس تقریباً بھر چکی تھی لیکن مزید لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے کو دھکا دے رہے تھے۔ کچھ لوگوں نے اپنا سامان بس کے نیچے رکھا باقیوں نے اپنا سامان اندر بنے خانوں میں رکھ دیا۔

...

The city bus was almost full, but more people were still pushing to get on. Some packed their luggage under the bus. Others put theirs on the racks inside.

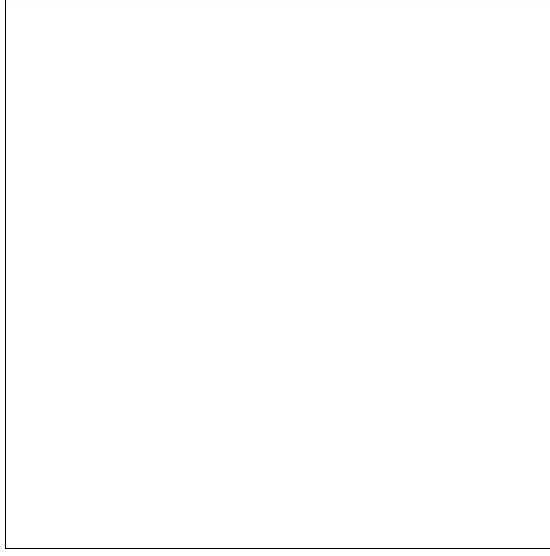


واپس جانے والی بس تیزی سے بھر رہی تھی۔ جلد ہی وہ مشرق کا راستہ اختیار کر لے گی۔ میرے لیے اب سب سے ضروری کام اپنے چچا کے گھر کو ڈھونڈنا تھا۔

...

The return bus was filling up quickly. Soon it would make its way back east. The most important thing for me now, was to start looking for my uncle's house.

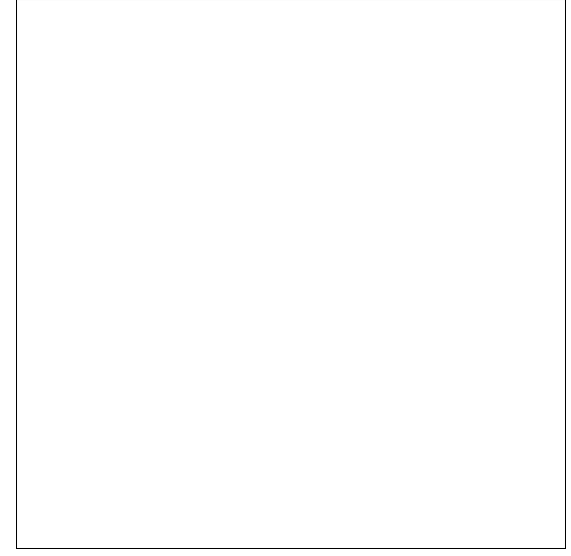




میں آگے جا کر ایک کھڑکی کے پاس بیٹھا۔ میرے آگے بیٹھے آدمی نے سبز رنگ کا ایک پلاسٹک کا تھیلا اپنے ہاتھوں میں دبا رکھا تھا۔ اُس نے پرانے جو تے پہنے تھے، ایک پھٹا ہوا کوٹ اور وہ کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

...

I squeezed in next to a window. The person sitting next to me was holding tightly to a green plastic bag. He wore old sandals, a worn out coat, and he looked nervous.

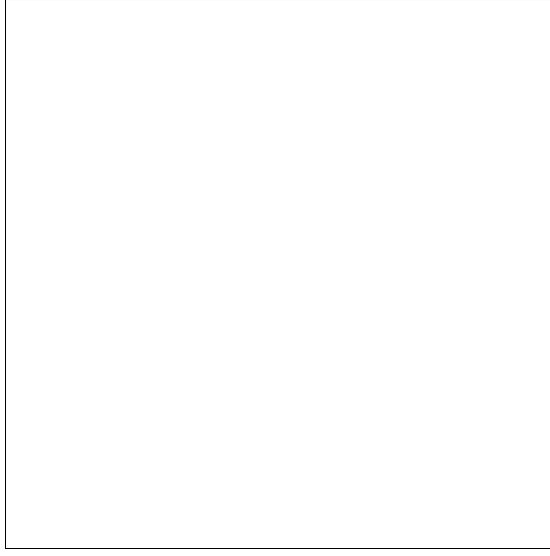


راستے میں، میں نے اُس جگہ کا نام یاد کیا جہاں بڑے شہر میں میرے چچا رہتے ہیں۔ میں ابھی بھی اُسے بڑا بڑا رہا تھا جب میری آنکھ لگی۔

...

On the way, I memorised the name of the place where my uncle lived in the big city. I was still mumbling it when I fell asleep.

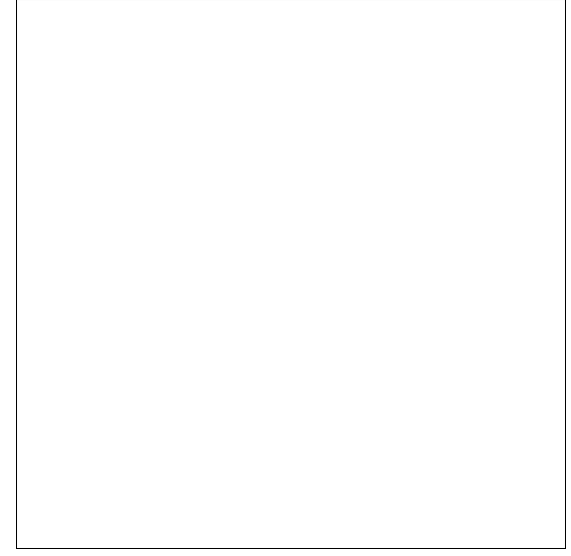




سلاڈن مکمل ہو چکا تھا اور مسافروں نے اپنی اپنی جگہ لے لی تھی۔ سلاڈن بیچنے والے ابھی بھی دھکا دے کر بس کے اندر اپنا سلاڈن بیچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہر کوئی چلا رہا تھا جو چیز اُس کے پاس بیچنے کے لیے موجود تھی۔ اُن کے الفاظ میرے لیے مزاحیہ تھے۔

...

The loading was completed and all passengers were seated. Hawkers still pushed their way into the bus to sell their goods to the passengers. Everyone was shouting the names of what was available for sale. The words sounded funny to me.



سفر کے دوران، بس کے اندر گرمی کی شدت اور بڑھ گئی۔ میں نے نیند کی امید کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا۔

...

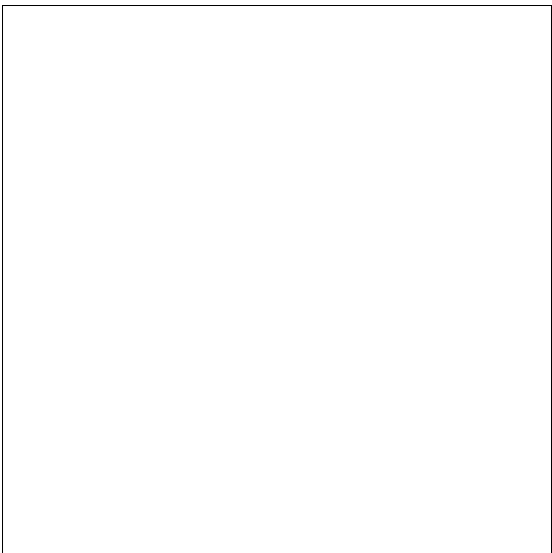
As the journey progressed, the inside of the bus got very hot. I closed my eyes hoping to sleep.



A few passengers bought drinks, others bought small snacks and began to chew. Those who did not have any money, like me, just watched.

...

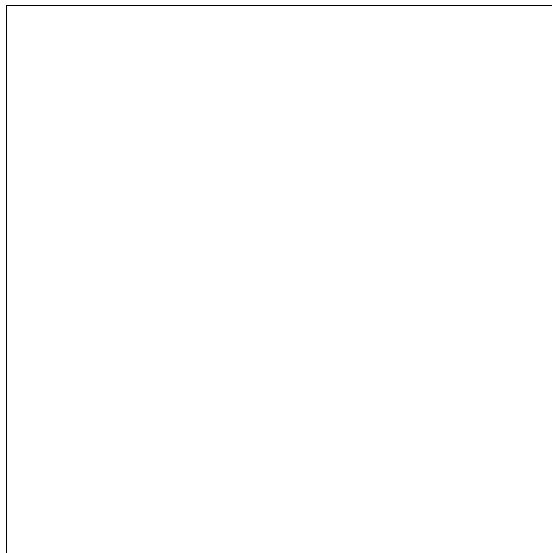
چند مسافروں نے مشروبات خریدے یا قہویے پئے۔ کئی والے  
چھوٹے کھانے اور پینے کی چیزیں خریدیں اور انہیں  
چبانا شروع کیا۔ وہ لوگ جو کوئی پیسہ نہ رکھتے تھے  
صرف دیکھتے رہے۔

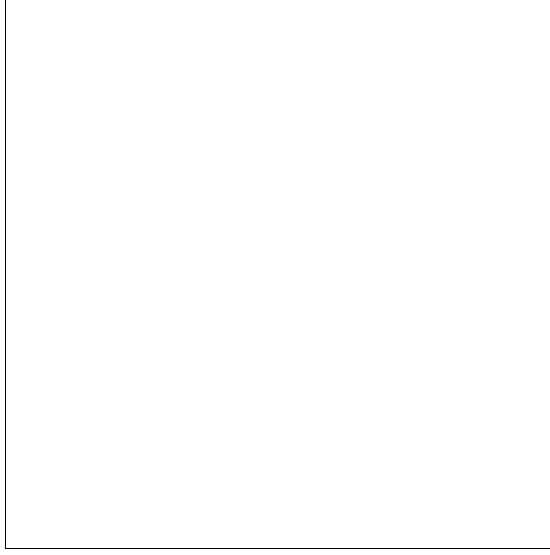


As the bus left the bus stop, I stared out of the window. I wondered if I would ever go back to my village again.

...

جیسے ہی بس چلی گئی، میں نے کھڑکی سے باہر  
دیکھنا شروع کیا۔ سوچا کہ میں کب واپس آؤں گا  
اور گاؤں میں کب لوٹوں گا۔

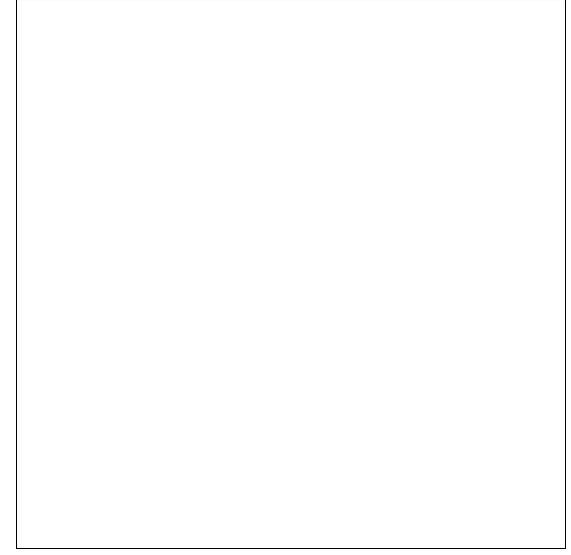




یہ سرگرمیاں بس کے مسلسل ہارن کی وجہ سے متاثر ہو رہی تھیں لیکن یہ ایک نشانی بھی تھی کہ ہم جانے کے لیے تیار ہیں۔ کنڈکٹر سلامن بیچنے والوں پر بہت زور سے چلایا کہ وہ باہر چلے جائیں۔

...

These activities were interrupted by the hooting of the bus, a sign that we were ready to leave. The tout yelled at the hawkers to get out.



سلامن بیچنے والے ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے بس سے باہر نکلے۔ کچھ نے مسافروں کو بقایا دیا جبکہ باقیوں نے آخری وقت میں اپنی چیزیں بیچنے کی کوشش کی۔

...

Hawkers pushed each other to make their way out of the bus. Some gave back change to the travellers. Others made last minute attempts to sell more items.